ملازمت کو بھی یہ شعر کہتے ہوئے ٹھکرا دیا کہ ؎

ان دنوں ہے گرچہ دکن میں بہت قدرِ سخن
کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑ کر

دارالعلوم حقانیہ کو اس کے موجودہ ترقیات اور علمی و دینی بلند مقام تک پہنچانے میں ایسے ہی مخلص، مست الست، اساتذہ، عملہ اور اراکین کا بنیادی حصہ ہے۔ اخلاص و قناعت، ایثار اور جذبۂ خدمت کے ایسے مظاہروں نے دارالعلوم کے نونہال پودے کو اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔ بنا دیا۔ اب یہی چیز ان کے حق میں صدقۂ جاریہ ثابت ہوگی، انشاء اللہ۔

اس طویل مدتِ تدریس میں اکوڑہ اور گرد و نواح کے بلاشبہ ہزاروں افراد نے آپ سے اکتساب فیض کیا ہوگا، ان کی وفات دارالعلوم کے اس شعبہ (سکول) کے لئے ایک خلا ہے۔ ان کے بعد ان کی شرافت اور شفقت و محبت کے اوصاف نے سکول کے بچوں کو رلایا۔ نمازِ جنازہ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے پڑھایا اور دارالعلوم کے تمام شعبوں اور پورے سکول نے شرکت کی، اور ایصالِ ثواب کیا ـــــ قارئین سے ان تمام مرحومین حضرات کے رفع درجات کیلئے دعا کی امید کی جاتی ہے ـــــ۔

○ ۲۰ محرم ۱۳۹۸ھ مطابق یکم جنوری کو ملک ایک اور جید عالمِ دین اور مایۂ ناز بزرگ کی برکات سے محروم ہو گیا، یعنی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادی وصال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی تاریخِ ولادت یکم رمضان ۱۳۱۳ھ ہے ـــ آپ وقت کے اکابر علماء ہند اور مشاہیر دیوبند سے علوم ظاہری حاصل کئے اسی طرح ان کے مشائخ طریقت میں شاہ فضل علی قریشیؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے یگانۂ عصر ائمہ اصلاح و ارشاد شامل ہیں۔

عمر بھر درس و تدریس اور اشاعت علومِ دینیہ کے ساتھ باطنی رشد و ہدایت کا سلسلہ بھی جاری رکھا تلامذہ و متوسلین کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔ آپ نے اپنے پیچھے تصوف و سلوک میں بڑی وقیع اور عالمانہ تصانیف و رسائل مطبوعہ اور غیر مطبوعہ شکل میں چھوڑیں۔ گیارھویں پارہ تک قرآنِ کریم کی تفسیر بھی آپ کے باقیات صالحات میں ہے۔ آپ سادگی علم اور زہد و تقویٰ میں اکابر سلف کا ایک نمونہ تھے، حق تعالیٰ حضرت مرحوم کی برکات کو جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

سمیع الحق